بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳ / ۳۸ | منگل ۱۳ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ ہجری ۹ اخاء ۱۳۶۳ ہش ۹ اکتوبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۲۹

اخبار احمدیہ

- ربوہ - ۸ اکتوبر - حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کل ۷ اکتوبر کو لاہور تشریف لے گئی ہیں۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور جملہ عوارض سے نجات دے اور اپنے فضلوں سے نوازتا رہے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

مُحبانِ صادق اللہ کی محبت کو کسی حیلہ اور تدبیر سے پوشیدہ نہیں رکھ سکتے

کسی تلوار کی تیز دھار اُن میں اور اُن کے محبوب میں جدائی نہیں ڈال سکتی

وہ اپنا سب کچھ اپنے اللہ کے لئے کھو بیٹھتے ہیں اور اُس کے پانے کیلئے اپنا سب کچھ دے ڈالتے ہیں

"ازاں جملہ ایک مقام محبتِ ذاتی کا ہے جس پر قرآن شریف کے کامل متبعین کو قائم کیا جاتا ہے اور اُن کے رگ و ریشہ میں اِس قدر محبتِ الٰہیہ تاثیر کر جاتی ہے کہ ان کے وجود کی حقیقت بلکہ ان کی جان کی جان ہو جاتی ہے اور محبوبِ حقیقی سے ایک عجیب طرح کا پیار اُن کے دلوں میں جوش مارتا ہے اور ایک خارق عادت اُنس اور شوق اُن کے قلوبِ صافیہ پر مستولی ہو جاتا ہے کہ جو غیر سے بکلّی منقطع اور گسستہ کر دیتا ہے اور آتشِ عشقِ الٰہی ایسی افروختہ ہوتی ہے کہ جو ہم صحبت لوگوں کو اوقاتِ خاصہ میں بدیہی طور پر مشہود اور محسوس ہوتی ہے بلکہ اگر محبانِ صادق اِس جوشِ محبت کو کسی حیلہ اور تدبیر سے پوشیدہ رکھنا بھی چاہیں تو یہ ان کیلئے غیر ممکن ہو جاتا ہے جیسے عشاق مجازی کیلئے بھی یہ بات غیر ممکن ہے کہ وہ اپنے محبوب کو جس کے دیکھنے کے لئے دن رات مرتے ہیں اپنے رفیقوں اور ہم صحبتوں سے چھپائے رکھیں بلکہ وہ عشق جو ان کے کلام اور ان کی صورت اور ان کی آنکھ اور ان کی وضع اور ان کی فطرت میں گھس گیا ہے اور ان کے بال بال سے مترشح ہو رہا ہے وہ اُن کے چھپانے سے ہرگز چھپ ہی نہیں سکتا اور ہزار چھپائیں کوئی نہ کوئی نشان اُس کا نمودار ہو جاتا ہے اور سب سے بزرگ تر ان کے صدقِ قدم کا نشان یہ ہے کہ وہ اپنے محبوبِ حقیقی کو ہر یک چیز پر اختیار کر لیتے ہیں اور اگر آلام اُس کی طرف سے پہنچیں تو محبتِ ذاتی کے غلبہ سے برنگِ انعام ان کو مشاہدہ کرتے ہیں اور عذاب کو شربتِ عذب کی طرح سمجھتے ہیں۔ کسی تلوار کی تیز دھار اُن میں اور ان کے محبوب میں جدائی نہیں ڈال سکتی اور کوئی بلیۂ عظمیٰ اُن کو اپنے اُس پیارے کی یادداشت سے روک نہیں سکتے۔ اُسی کو اپنی جان سمجھتے ہیں اور اُسی کی محبت میں لذات پاتے اور اسی کی ہستی کو ہستی خیال کرتے ہیں اور اسی کے ذکر کو اپنی زندگی کا ماحصل قرار دیتے ہیں۔ اگر چاہتے ہیں تو اُسی کو، اگر آرام پاتے ہیں تو اسی سے۔ تمام عالم میں اسی کو رکھتے ہیں اور اسی کے ہو رہتے ہیں۔ اسی کے لئے جیتے ہیں اُسی کے لئے مرتے ہیں ..... بلکہ سب کچھ ایک کے لئے کھو بیٹھتے ہیں اور ایک کے پانے کے لئے سب کچھ دے ڈالتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۴۵۰ تا ص ۴۵۱ حاشیہ در حاشیہ)

خصوصی درخواستِ دُعا

محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب ناظر امور عامہ کئی دن سے بیمار چلے آرہے ہیں شوگر کی بھی تکلیف ہے مگر اصل بیماری کی صحیح تشخیص نہیں ہو رہی - کمزوری ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ خصوصی توجہ سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مولانا موصوف کو صحتِ کامل عطا کرے اور اپنے فضلوں سے نوازتا رہے آمین۔

(مرزا انور احمد)

- میرے بھتیجے عزیزم نسیم الرحمٰن سلمہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۱ ستمبر بروز ہفتہ پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود برادرم مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کا پوتا اور ہماری ہمشیرہ عزیزہ امۃ الوہاب سلمہا آف ملتان کا پہلا نواسہ ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام ازراہ شفقت "تصویر الرحمان" رکھا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، دیندار اور خادمِ سلسلہ بنائے۔ آمین!

(شیخ عبدالمنان کپورتھلوی)

- برادرم مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر نظارت المال کی صاحبزادی عزیزہ امۃ الحی سلمہا اہلیہ عزیزم مبشر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۹ ستمبر ۱۹۸۴ء کو پہلی بچی سے نوازا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت نومولودہ کا نام "نصرت جہاں" تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے بچی کے نیک بخت قرۃ العین اور خادمۂ دین ہونے کے لیے درخواستِ دعا ہے۔

(سید سجاد احمد ۲ دارالرحمت شرقی ربوہ)

- حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے پوتے محترم سید محمد احمد صاحب ابن محترم سید محمد طیب صاحب عرصہ

(باقی صفحہ پر)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۳ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ
۹ اخاء ۱۳۶۳ ہش
Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیک اعمال کی بجا آوری اور انکی دو متضاد تاثیریں

بسا اوقات انسان نیکی کی راہ میں ایک اہم قدم اٹھاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اس کا یہ اقدام یقینی طور پر خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا موجب ہوگا اور وہ اس کی طرف سے اجر و ثواب کا مستحق قرار پائے گا لیکن اپنی کم فہمی یا ناسمجھی کی وجہ سے وہ اس حقیقت سے بے خبر ہوتا ہے کہ اس کا یہ اقدام بنظر ظاہر بدیہی طور پر نیک ہونے کے باوجود اس کے لئے عقوبت و سزا کا بھی موجب ہو سکتا ہے اور انجام کار اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے کی تمہید بن سکتا ہے۔

اس کی واضح مثال ہمیں دیہاتوں میں رہنے والے ان بدوؤں کے ایمان میں ملتی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان تو لے آئے تھے لیکن ایمان لانے کو ہی کافی سمجھتے تھے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ ان کا محض ایمان لے آنا ہی ان کی نجات کا موجب بن جائے گا۔ وہ اس حقیقت سے بے خبر تھے کہ ظاہری طور پر ایمان لانے کے بعد وہ اس امر کے پابند ہو گئے ہیں کہ ایمان کے مطابق اعمال صالحہ بھی بجا لائیں۔ اگر وہ اعمال صالحہ بجا لائیں گے تو بے انداز اجر و ثواب کے مستحق ٹھہریں گے اور اگر ایمان لانے کے باوجود اعمال صالحہ نہیں بجا لائیں گے تو پھر ان کا ایمان لے آنا انہیں زیر الزام لے آئے گا اور بجائے اجر و ثواب کے وہ سزا و عقوبت کے مستحق قرار پائیں گے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے غلطی خوردہ دیہاتیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

(الحجرات آیت ۱۴)

دیہاتیوں نے کہا ہم مومن ہو گئے (اے رسول!) تو کہہ دے تم حقیقی ایمان نہیں لائے۔ ہاں یہ کہو کہ ہم نے اطاعت کا اقرار کیا اور (اس کی وجہ یہ ہے کہ) ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔

چونکہ وہ بیابانوں میں رہنے والے بدو ایمان لانے کے زبانی اقرار کے بعد اعمال صالحہ کی بجا آوری کو ضروری خیال نہیں کرتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان پر واضح فرمایا کہ جو حقیقی طور پر ایمان لاتے ہیں، یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اعمال صالحہ نہ بجا لائیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝

(الحجرات آیت ۱۵)

دراصل ایمان والے تو وہی لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ پھر وہ شک میں نہیں پڑے اور انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ پوری کوششیں جاری رکھیں۔ یہ لوگ ہی اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہیں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ جو شخص بھی کسی صداقت کو قبول کرتا ہے وہ اپنے اس فعل سے اپنے اوپر یہ پابندی عائد کرتا ہے کہ وہ اس پر عمل بھی کرے گا اور جب وہ اپنے عمل سے ثابت کر دکھاتا ہے کہ اس نے صداقت کو قبول کر کے جو عہد کیا تھا وہ اس میں پورا اترا ہے اس کے بعد ہی وہ اجر و ثواب کا مستحق قرار پاتا ہے بصورت دیگر وہ بدعہدی کی وجہ سے سزا کا مستوجب ٹھہرتا ہے۔ یہ ایسا پکا اور مستحکم اصول ہے جو محض قبول حق پر ہی نہیں بلکہ ہر نیک عمل پر صادق آتا ہے۔ مثال کے طور پر نماز کا پڑھنا ایک نیک عمل ہے جو فرض عین کا درجہ رکھتا ہے۔ لیکن اگر انسان محض ریاکاری یا دکھاوے کے طور پر نماز پڑھے تو وہ سزا کا مستحق قرار پاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے نمازیوں کو سورۃ الماعون میں ہلاکت کی وعید سے ڈرایا ہے۔ نماز اسی صورت میں حصول رضائے الٰہی پر منتج ہوتی ہے جب اسے پوری شرائط کے ساتھ ادا کیا جائے۔ اسی لئے ہر نیک عمل ثواب کی بنیاد بھی بن سکتا ہے اور عذاب کی بنیاد بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ عہد بیعت کے تعلق میں اس مستحکم اصول کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے بیعت کا اقرار کیا ہے اور تمام گناہوں سے توبہ کی ہے اور خدا تعالیٰ سے اقرار کیا ہے کہ کسی قسم کا گناہ نہ کریں گے۔ اس اقرار کی دو تاثیریں ہوتی ہیں اقرار بیعت یا تو رحمت ہے یا باعث عذاب۔ یا تو اس کے ذریعہ انسان خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کا وارث ہو جاتا ہے کہ اگر اس پر قائم رہے تو اس سے خدا تعالیٰ راضی ہو جائے گا اور وعدہ کے موافق رحمت نازل کرے گا۔ اور یا اس کے ذریعہ سخت مجرم بنے گا کیونکہ اگر اقرار کو توڑے گا تو گویا اس نے خدا تعالیٰ کی توہین کی۔ جس طرح سے ایک انسان سے اقرار کیا جاتا ہے اور اسے بجا نہ لایا جاوے تو توڑنے والا مجرم ہوتا ہے ایسے ہی خدا تعالیٰ کے سامنے گناہ نہ کرنے کا اقرار کر کے پھر توڑنا خدا تعالیٰ کے نزدیک سخت مجرم بنا دیتا ہے۔ آج کے اقرار اور بیعت سے یا تو رحمت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی اور یا عذاب کی ترقی کی۔ اگر تم نے تمام باتوں میں خدا تعالیٰ کی رضامندی کو مقدم رکھا اور مدت دراز کی تمام عادتوں کو بدل دیا تو یاد رکھو بڑے ثواب کے مستحق ہو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۷۸، ۲۷۹)

الغرض جملہ نیک اعمال کی دو تاثیریں ہوتی ہیں۔ ایک شخص کے لئے نیک اعمال اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنیکا موجب بنتے ہیں۔ وہی نیک اعمال جب دوسرا شخص بجا لاتا ہے تو وہ اس کے لئے غضب الٰہی کو بھڑکانے پر منتج ہوتے ہیں۔ ان دو متضاد تاثیروں کا مدار نیک اعمال بجا لانے والوں کی نیت پر ہوتا ہے جو انسان خالصۃً رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر کمال بے نفسی سے نیک اعمال بجا لاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے اس کی مراد ضرور عطا کرتا ہے۔ برخلاف اس کے جو شخص دکھاوے کی غرض سے یا شہرت طلبی کی نیت سے کوئی نیک کام کرتا ہے تو وہ نہ صرف یہ کہ ثواب سے محروم رہتا ہے بلکہ وہ اپنے آپکو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مستحق عذاب بناتا ہے۔ اسی لئے انسان کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ اول تو کسی ایک نیک عمل کو اپنے لئے کافی نہ سمجھے بلکہ حتی المقدور سارے ہی نیک اعمال بجا لانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔ پھر اپنے کسی نیک عمل پر بھی نازاں نہ ہو بلکہ ہمیشہ اس خوف سے لرزاں و ترساں رہے کہ اس کے نیک اعمال قبول بھی ہوتے ہیں یا نہیں۔ جو لوگ اس خوف سے عاری ہوتے ہیں۔ وہ نیک اعمال بجا لانے کے باوجود خدا اللہ کبھی سرخرو نہیں ہوتے۔

وقفِ جدید اور احمدی مائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۶ء کے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع پر احمدی ماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر تمام بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں۔ تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں۔ آپ ان کی دینی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ کم از کم اٹھنی (موجودہ شرح کے مطابق کم از کم ایک روپیہ۔ ناقل) ماہوار خدا تعالیٰ کی راہ میں وقفِ جدید کے لئے خود جماعت کو پیش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ وقفِ جدید کا سارا بجٹ بچوں کے چندہ سے پورا ہو سکتا ہے لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہن میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقفِ جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقفِ جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔"

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ زندگی دُنیا کا نمک ہیں

اللہ کے دین کو دیوانوں کی ضرورت ہے

وقفِ زندگی کی اہمیت و برکات

مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب
مربی سلسلہ:

آج حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات و تقاریر کی روشنی میں جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ وقف زندگی کے میدان میں ہر قسم کی قربانیاں کرتے ہوئے واقفین زندگی پیدا کرے۔ وقف زندگی کتنا بڑا اعزاز ہے اور کتنی بڑی سعادت ہے اس کا صحیح تجربہ آج کے دور میں حضرت مسیح موعود کو ہوا۔ آپ نے اپنی ساری زندگی اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف ہو کر گزاری۔ یہ کتنا پر لطف تجربہ ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں (دین حق - ناقل) کی خدمت سے رک نہیں سکتا۔ اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کر دوں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کر کے کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اٹھے۔ اسلمت لرب العٰلمین۔ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا۔ خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی نہیں پا سکتا۔

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو، تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۹۹-۱۰۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ نے ۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء کو ہر فرد جماعت سے عہد لیا۔

"اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ

ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم ..... احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے جائیں گے۔ اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول ؐ کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک (دین حق - ناقل) کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے ....."

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ سے متعلق فرماتے ہیں:۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی کے گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم ۵۰ طالب علم آنے چاہئیں ۱۰۰ ہوں تو بہتر ہے۔"

نیز فرماتے ہیں:۔

"جماعتیں ہم سے آدمی ضرور مانگتی ہیں۔ جب کوئی شخص ملتا ہے یہی کہتا ہے کہ ہماری طرف کوئی آدمی نہیں بھیجتے۔ میں حیران ہوں کہ اتنی موٹی بات بھی ان کی سمجھ میں نہیں آتی کہ اگر ہم اپنے لڑکے نہیں بھجوائیں گے تو وہ (مربی) کہاں سے بھیجیں گے۔ (مربی) لڑکوں سے ہی تیار ہو سکتے ہیں یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جسے ہماری جماعت کے لوگ سمجھ نہ سکیں کہ اگر ہم اپنے بیٹوں کو مدرسہ احمدیہ میں نہیں بھیجتے تو ہمیں سلسلہ کی طرف سے (مربی) بھی نہیں مل سکتے۔ تمہارے ہی بیٹے ہیں جو (مربی) بن سکتے ہیں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو دیکھتے ہوئے فرمایا:۔

"ہمارے احمدی نوجوان زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کریں..... اور یہاں مرکز میں رہ کر تربیت حاصل کریں.....

لیکن جس تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں اور ایک لمبے عرصہ تک تعلیم حاصل کر کے باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہماری ضرورت کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کر سکتے۔"

نیز حضور فرماتے ہیں:۔

"جماعت کو اس وقت جتنے واقفین کی ضرورت ہے۔ اتنے نہیں آ رہے۔ باہر کا ہر ملک لکھ رہا ہے کہ یہاں لوگ ہماری طرف متوجہ ہو رہے ہیں (مربی) کم ہیں۔ ہماری طرف (مربی) بھجوائیں۔ میں نے مٹی یا آٹے کے بُت بنا کر تو نہیں بھیجنے۔ جب تک جماعت اپنے بچے وقف نہ کرے..... اس وقت تک دنیا اور جماعت کی ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کا فیصلہ ہے

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۸۰ء کے اجتماع میں فرمایا:۔

"جماعت کو ایثار پیشہ ذہین (مربیان) کی بہت ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ذہن دیا ہے اور ایثار بھی دیا ہے۔ اخلاص بھی دیا ہے۔ لیکن ایثار اور اخلاص کے بعض پہلو پوری طرح ابھی چمکے نہیں۔ پالش نہیں ہوئی۔ انہیں پالش کریں۔ ان کو بچے دیں جامعہ کے لئے لیکن ذہین بچے۔ ایک وقت میں جس شخص کا بچہ بالکل خر دماغ ہوتا تھا اور میٹرک میں دو عمر لے کر وہ پاس ہو جاتا تھا۔ وہ خدا تعالیٰ پر احسان جتانے کے لئے اسے جامعہ میں داخل کر دیتا تھا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی چھوڑ کے چلے گئے۔ بڑی بدمزگیاں ہو گئیں۔ اب میں نے قانون بنایا ہے کہ اصل تو مجھے چاہئیں فرسٹ ڈویژن لیکن سیکنڈ ڈویژن والوں کو ایک حد تک قبول کر لیں گے۔ تھرڈ ڈویژن والوں کو نہیں لیں گے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵ نومبر ۱۹۸۲ء کو اجتماع انصار اللہ کے موقعہ پر انصار بھائیوں کو وقف بعد ریٹائرمنٹ کی طرف توجہ دلانے کے بعد فرمایا کہ نوجوان آگے آئیں اس پہلو سے بھی انصار خدمت کر سکتے ہیں کیونکہ انصار عمر کا وہ طبقہ ہیں جن سے ان کے بچے محبت رکھتے۔ اپنے ماں باپ کا خاص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احترام رکھتے ہیں۔ ان کی بات ان کے بچوں یا بھتیجوں، بھانجوں پر خاص اثر رکھتی ہے۔ وہ گھر گھر جاکر نوجوانوں کو بتائیں کہ سب سے زیادہ امن سکینت اور طمانیت کی زندگی وقف کی زندگی ہے۔ جو واقفین وقار کے ساتھ خدمات بجا لاتے ہیں ان کو خدا کبھی ضائع نہیں کرتا۔.....

حضور نے انصار بھائیوں سے فرمایا:۔ "اپنی اولادوں بچوں کو خوب پڑھا لکھا کر کہو کہ اب اپنا نام خدمت کے لئے پیش کردو۔ اس کثرت سے نام آنے چاہئیں کہ ہم کو چناؤ کرنا پڑے یہ نہ ہو کہ تعداد میں کم ہوں۔"

حضور نے فرمایا۔ اس شان سے جماعت پہلے بھی اپنے آپ کو وقف کر چکی ہے۔ حضرت مصلح موعود نے جب وقف کرنے کی تحریک کی تو ایسی درد بھری درخواستیں آتی تھیں کہ پڑھ کر دل پگھل جاتا تھا۔ مخلصین کہتے تھے کہ اے خدا کے خلیفہ ہمیں قبول کر۔ ہم کبھی شکوہ زبان پر نہیں لائیں گے۔ حضور نے فرمایا ایسے دیوانوں سے دنیا میں انقلاب برپا ہوگا۔ فرزانوں کے ہاتھ سے تو یہ دنیا تباہی کے کنارے تک پہنچ چکی ہے۔ ان دیوانوں کی ضرورت ہے جو دنیا کی چمک دمک کو دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر رد کردیں۔ ایسے خدام کو آمادہ کرنے کے لئے انصار کو اللہ کے فضل سے ایک مقام حاصل ہے کہ وہ بہت خدمت کر سکتے ہیں۔

اسی طرح ۲۷ دسمبر ۱۹۸۲ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ۔ نظارت اصلاح وارشاد نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال بہت توجہ اور محنت سے کام کیا ہے۔ مربیان نے بھی اپنے فرائض کو بڑی عمدگی سے ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ بسا اوقات مربیان کرام کو بڑی مشکلات بھی پیش ہوتی ہیں۔ اپنے سابقہ طرز زندگی کو بدل کر بعض ایسی جماعتوں میں جاکر بھی کام کرنا پڑتا ہے جو ان کی اتنی ہمدرد نہیں ہوتیں اور بعض اوقات ان کی کم سے کم ضروریات کا بھی خیال نہیں رکھا جاتا۔ حضور نے فرمایا۔ عمومی طور پر جماعت مربیان کا بڑا خیال رکھتی ہے مگر ایسی بھی صورتیں دیکھنے میں آتی ہیں کہ مربی کی جائز ضرورت کا بھی خیال نہیں رکھا گیا۔ اس کے باوجود مربیان اپنے فرائض کو صبر و شکر سے عمدگی سے ادا کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ واقفین زندگی آج کی دنیا کا نمک ہیں۔ ان کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے اور ان کی جتنی قدر کی جائے گی اسی قدر مزید واقفین زندگی پیدا ہوں گے۔ جہاں تک واقفین کا تعلق ہے ان کے اندر یہ جذبہ باقی رہنا چاہیئے کہ انھوں نے کسی جماعت یا فرد یا انسان کی خاطر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی خاطر زندگی وقف کی ہوتی ہے اس لئے وہ صبر سے کام لیں اور اگر وہ اپنی تکالیف زبان پر نہ لائیں گے تو وہ ان محرومین میں شامل ہو جائیں گے جن کا حق خود خدا ادا کرتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں وقف زندگی کی روح کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)

اصلی شہ زور اور بہادر کون ہے

ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیل اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں یہ ایک امر واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں نہیں اصل بہادر وہی ہے جو تبدیل اخلاق پر مقدرت پا دے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق پر صرف کرو کیوں یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے"

(تقریر دلپذیر جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء از کتاب الفاج قدسیہ صفحہ ۱۳۲)

(قیادت تعلیم۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے

مکرمہ مقصودہ بیگم صاحبہ بنت مکرم رحیم بخش صاحب وصیت نمبر ۱۸۷۸۴ نے ۶۷ء میں دارالیمن ربوہ سے وصیت کی تھی۔ موصیہ بعد میں ملتان چلی گئیں۔ اگر کسی کو ان کے ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں!

سال ختم ہونے میں صرف چند دن باقی ہیں۔ براہ کرم جلد از جلد چندہ مجلس واجتماع صد فیصد وصول کرکے جمع کروائیں جزاکم اللہ تعالیٰ!

(مہتمم اطفال)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا مقام

مکرم سردار عبدالقادر صاحب، چنیوٹ

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"میں اس اشتہار کے ذریعہ سے اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع دنیا کا کیڑا اور ظالم تھا اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اس میں موجود نہ تھے۔ مومن بننا کوئی امر سہل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کی نسبت فرماتا ہے۔ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا۔ (حجرات: ۱۵) مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں جن کے دل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے ہیں۔ اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے۔ خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمال فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دور تر لے جاتے ہیں۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔ دنیا کی محبت نے اس کو اندھا کر دیا تھا۔ مگر حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر تھا اور بلاشبہ وہ ان برگزیدوں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امامؓ کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ ہے اور ہم اس معصومؓ کی ہدایت کی اقتدا کرنے والے ہیں جو اس کو ملی تھی۔ تباہ ہوگیا وہ دل جو اس کا دشمن ہے اور کامیاب ہوگیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے۔ جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو اُن میں سے ہے دنیا کی آنکھ ان کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی تھی کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا۔ دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اس کے زمانہ میں محبت کی تا حسین رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کی جاتی۔"

ایک موقعہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نور اللہ مرقدہٗ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء کے دوران "سیرت طیبہ" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بروایات حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا فرمایا:۔

"رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی عشق کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کو آپؐ کی آل و اولاد اور آپؐ کے صحابہؓ کے ساتھ بھی بے پناہ محبت تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ جب محرم کا مہینہ تھا اور حضرت مسیح موعود اپنے باغ میں ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے آپ نے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم سلمہا اور ہمارے بھائی مبارک احمد مرحوم کو جو سب بہن بھائیوں میں چھوٹے تھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا۔ "آؤ میں تمہیں محرم کی کہانی سناؤں۔" پھر آپ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات سنائے۔ آپ یہ واقعات سناتے جاتے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اور آپ اپنی انگلیوں کے پوروں سے اپنے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔ اس دردناک کہانی کو ختم کرنے کے بعد آپ نے بڑے کرب کے ساتھ فرمایا۔ "یزید پلید نے یہ ظلم ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے پر کروایا۔ مگر خدا نے بھی ان ظالموں کو بہت جلد اپنے عذاب میں پکڑ لیا۔" اس وقت آپ پر عجیب کیفیت طاری تھی اور اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ کی المناک شہادت کے تصور سے آپ کا دل بہت بے چین ہو رہا تھا۔ اور یہ سب کچھ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی وجہ سے تھا۔

(سیرۃ طیبہ صفحہ ۴۲-۴۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعث بعد الموت

مکرم محمد طارق محمود صاحب مربی سلسلہ سانگھڑ

بعث بعد الموت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

"وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝"

(العنکبوت: ۶۵)

ترجمہ: اور یہ دنیوی زندگی صرف ایک غفلت اور کھیل کا سامان ہے اور اُخروی زندگی کا گھر ہی درحقیقت اصلی زندگی کا گھر کہلا سکتا ہے۔ کاش کہ لوگ جانتے۔

بعث بعد الموت کا مضمون بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ خدائے بزرگ و برتر نے اسے ایمانیات میں شمار کر دیا ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ضروری ہے وہاں اس خدائے بزرگ و برتر کے حکم کے مطابق آخرت پر ایمان لانا بھی جزو ایمان ہے جیسے قرآن کریم متقین کی صفت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ"

(البقرہ: ۵)

اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

مختلف نظریات:

بعث بعد الموت یا آخرت کے متعلق کئی نظریات پائے جاتے ہیں:-

(۱) دہریوں یعنی منکرین خدا کا نظریہ:

دہریوں کا مرنے کے بعد کی زندگی پر کوئی ایمان نہیں۔ ان کے خیال کے مطابق انسان مرنے کے بعد بالکل فنا اور ختم ہو جاتا ہے اور مرنے کے بعد اس سے کوئی حساب کتاب نہیں لیا جائے گا۔ ظاہر ہے جب وہ اپنے خالق کو ہی نہیں مانتے تو اس کی بات کو کس طرح مانیں گے۔ لہٰذا ان کا اعتقاد یہ ہے کہ مرنے کے بعد کوئی زندگی نہیں۔ زندگی کی کامیابی اور کامرانی سب اسی دنیا تک محدود ہے۔ اس لئے کوئی حساب کتاب اور کوئی جزا سزا نہیں۔

(۲) ہندوؤں کا نظریہ:

ہندوؤں کا نظریہ انسانی زندگی اور آخرت کے متعلق یہ ہے کہ زندگی کا چکر ایک رہٹ کی طرح مسلسل اور خود بخود اور رواں دواں ہے اور انسان اپنے اعمال کا نتیجہ بھگتنے کے لئے بار بار اس دنیا میں جنم لیتا رہتا ہے۔ اگر اس کے اعمال بُرے ہوں تو وہ کسی ذلیل جانور، کتے، بلی یا سؤر وغیرہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اور اگر اچھے اعمال کئے ہوں تو وہ بلند درجہ کا انسان بن کر لوٹتا ہے۔ ظالم انسان شیر یا بھیڑیئے کی شکل میں اور مکار آدمی لومڑی کی جون میں آتا ہے۔ اور اپنے اعمال کی جزا سزا پا کر نجات کے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔

(۳) بہائی عقیدہ:

تیسرا خیال بہائیوں کا ہے ان کے عقیدہ کے مطابق قیامت بہاء اللہ کی آمد ہے۔

(۴) چوتھا تصور قرآن کا ہے۔ قرآن کے نزدیک انسان اشرف المخلوقات ہے۔ قرآن نے دو زندگیوں کا ذکر کیا ہے:-

(i) یہ مادی اور فانی دنیا۔

(ii) غیر فانی اور حیاۃ ابدی کی دنیا۔

اور آخرت پر ایمان ایک حقیقت ہے بعض اعمال کا تعلق اس مادی دنیا سے ہے اور بعض کا تعلق مرنے کے بعد کی زندگی سے ہے۔ چونکہ اس دنیا میں اعمال کا پورا پورا بدلہ نہیں ملتا۔ اس لئے اگر انسان آخرت کی زندگی کو مدنظر نہ رکھے اور اچھے اعمال میں سے آگے نہ بھیجے تو وہ دنیا کا کیڑا شمار ہوگا۔ اور منظر جمال کو جمال سمجھنے والا ہوگا۔ سورج کو پرماتما بنانے والا ہوگا۔

قرآن کی تعلیم اس قدر اکمل اور عالمگیر ہے کہ وہ اس مادی دنیا کے متعلق بھی اور آخرت کے متعلق بھی انسان کی پوری رہنمائی کرتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ قرآن نے آخرت پر ایمان لانا جزو ایمان رکھا ہے۔ جیسے فرمایا:-

"وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ"

(البقرہ: ۵)

کیونکہ اگر انسان کے دل سے حساب کتاب اور جزا سزا کا خوف اٹھ جائے تو وہ شتر بے مہار ہو جائے۔ اور اعمال کو فضول اور بے کار چیز سمجھ کر چھوڑ دے گا۔ جیسے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"تمام نیکیوں اور راست بازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ من جملہ دیگر اسباب اور مسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے ..... آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمے کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۳)

احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد کی زندگی پر ایمان جزو ایمان ہے کیونکہ ایک دفعہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے چند ایک سوالات کئے جن میں سے ایک سوال یہ تھا کہ قیامت کب ہوگی تو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا:-

"پوچھنے والا زیادہ جانتا ہے۔"

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سو رہے تھے جب اٹھے تو چٹائی کے نشان پہلو مبارک پر نظر آئے۔ ہم نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسولؐ! ہم آپؐ کے لئے نرم سا گدیلا کیوں نہ بنا دیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ "مجھے دنیا اور اس کے آراموں سے کیا تعلق۔ میں تو اس دنیا میں اس شتر سوار کی طرح ہوں جو ایک درخت کے نیچے سستانے کے لئے اترا اور پھر شام کے وقت اس کو چھوڑ کر آگے چل کھڑا ہوا۔"

آج کے مادی اور ترقی یافتہ دور میں بھی کچھ لوگ اور پہلے بھی کچھ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ یہی زندگی اصل زندگی ہے اس لئے اسے عیش سے بسر کرو۔ جیسے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"وَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ۝ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝"

(نمل: ۶۸-۶۹)

پھر سورۃ رعد میں فرمایا:-

"وَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝"

(آیت: ۶)

اور عرب کا ایک مشہور شاعر نابغہ اپنے خیالات اور دل کی کیفیت کا اس طرح اظہار کرتا ہے: ؎

"أموت ثمّ بعث ثمّ حشر
حديث خرافة يا ام عمرو"

ان اعتراضات کا جواب سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں جگہ جگہ تفصیل سے دیا ہے۔ اپنی ایک تصنیف میں فرمایا:-

(۱) "اگلا جہان اس دنیا کا پرتو ہے اس کے اظلال و آثار ہیں۔"

(۲) "روحانی کیفیت اس دنیا کی متمثل ہوگی۔"

(۳) "اگلے جہان کی ترقیات غیر محدود ہوں گی۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۰)

بعث بعد الموت برحق اور اس کی فلاسفی:

اس دنیا میں جزا سزا پوری نہیں ملتی۔ گناہوں سے بچنے اور ہر زیادتی، بے انصافی اور ظلم سے بچنے کے لئے دنیا کی محبت کو سرد کرنے کے لئے اس سے مؤثر کوئی امر نہیں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"گناہوں سے بچنے کا صرف ایک ہی طریق ہے کہ اس بات پر کامل یقین انسان کو ہو جائے کہ خدا ہے اور جزا سزا دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۱)

بہرحال ان تمام ارشادات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ دنیا دار العمل ہے اور اگلا جہان جو مرنے کے بعد شروع ہوگا۔ دار الجزاء ہے لیکن یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ اس دنیا میں عیش کر لیں اور اگلے جہان کی کوئی پرواہ نہ کریں۔ آج بھی معاشروں میں جو برے اعمال لوگ کرتے ہیں اور معاشرے کو تہ و بالا کرتے ہیں۔ اگر انہیں یقین ہو جائے کہ مرنے کے بعد کوئی پوچھ گچھ ہوگی تو وہ اچھے اعمال بجا لائیں گے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے والے ہوں گے اور معاشرہ میں امن و سکون کا موجب ہوں گے۔ نہ کہ جانوروں کی طرح جدھر آیا منہ اٹھایا اور جو نفس نے کہا کر گزرے۔

اللہ تعالیٰ نے زندگی کو گزارنے کے کچھ اصول و ضوابط دیئے ہیں۔ اگر انسان ان اصولوں پر کاربند نہ ہو تو نقصان اٹھاتا ہے۔

مختصر یہ کہ دہریوں، ہندوؤں اور بہائیوں کا عقیدہ نتیجہ کے لحاظ سے ایک ہی ہے اور یہ سب مذاہب جس طرح اپنی تعلیم کے لحاظ سے نامکمل ہیں اسی طرح بعث بعد الموت کے متعلق بھی ان کا نظریہ سطحی علم پر مبنی ہے۔ مثلاً ایک شخص اپنی زندگی میں بالفرض ۱۰۰ خون ناحق کرتا ہے۔ اسے اس دنیا میں پھانسی بھی ملتی ہے جس سے صرف ایک ہی خون کی سزا مل سکتی ہے اس لئے مندرجہ بالا تینوں مذاہب بتائیں کہ باقی ۹۹ خونوں کا بدلہ کدھر گیا۔ جو صرف آخرت کی جزا سزا کے ذریعہ ہی مل سکتا ہے۔

لہٰذا جس طرح قرآن کی تعلیم کو اللہ تعالیٰ نے بقیہ مذاہب کے بالمقابل لیعود الملک لکم دینکم کی خوشخبری کے ذریعہ برتری دی ہے

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم بھائی عبدالغفور جمن بخش مرحوم

اف سُرینام جنوبی امریکہ کا ذکرِ خیر

مکرم محمد صدیق تنگی مربی سلسلہ

احمدیہ مشن سُرینام کی طرف سے یہ افسوسناک خبر ملی ہے کہ جماعت احمدیہ سرینام کے ایک دیرینہ خادم اور مخلص احمدی محترم بھائی عبدالغفور جمن بخش صاحب فوت ہوگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم ابتدائی مخلص احمدی تھے۔ قریباً ۸۳ سال عمر پائی۔ کپڑے کی تجارت کرتے تھے۔ بڑے صاف گو لین دین میں دیانتدار اور غریبوں کے ہمدرد تھے جس کی وجہ سے ان کے کاروبار میں بڑی برکت تھی۔ یکے بعد دیگرے چار بیویاں کیں۔ اس لئے کافی عیالدار تھے۔ سرینام میں احمدیت کا پیغام شروع میں لٹریچر کے ذریعہ پہنچا تھا اور اس سے متاثر ہونے والوں میں مرحوم بھی تھے۔ بعد میں ہماری جماعت میں داخل ہونے کے اسباب یوں پیدا ہوئے کہ جب ۱۹۵۶ء میں جماعت احمدیہ کے دو مربیان ٹرینی ڈاڈ سے سُرینام پہنچے تو مرحوم بھی ان کا استقبال کرنے والوں میں شامل تھے اور آپ کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ دونوں معزز مہمان آپ کے گھر ٹھہرے۔ آپ نے مربیان کرام کی باتیں سنیں اور بڑے متاثر ہوئے۔ آپ نے ان کے لئے اپنے ایک بیٹے کا گھر خالی کروایا اور اشاعت حق کے مواقع پیدا کرنے شروع کر دیئے وہاں تبادلہ خیالات کی مجالس شروع ہونے لگیں اور بعض جلسے بھی کئے جانے لگے۔ مربیان کرام کو پیغام حق پہنچانے کا خوب خوب موقع ملا۔ آپ کا گھر اس طرح بطور مشن ہاؤس استعمال ہونے لگا وہاں جمعہ کی نماز ہوتی اور دوسرے اجلاس بھی ہوتے جلد ہی آپ نے اور آپ کے بچوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہ کی بیعت کر لی اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کر دیا۔ بعد میں آپ کی مخالفت بھی ہوئی اور ایک وقت اس خاندان پر ابتلاء کا بھی آیا، مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ پھر سنبھل گئے۔ چند سال تک احمدیہ مشن سرینام ایک دوسرے ملک گیانا کے ماتحت رہا ہے۔ وہاں سے مربی دورہ پر آتے تو آپ کے ہاں قیام کرتے بعد میں خدا تعالیٰ نے جماعت کو توفیق دی کہ ایک عظیم الشان "بیت الناصر" تعمیر کرے اور ایک احمدیہ مشن ہاؤس بھی تعمیر کرنے کی توفیق مل گئی۔ اس کارِ خیر میں مرحوم نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور جمعہ کی نماز اسی جگہ ہونے لگی۔ مرحوم نے اپنے گھر کے پاس اپنے بچوں کے لئے جب زمین تقسیم کی تو ایک نہایت قیمتی ٹکڑا "بیت الذکر" کی تعمیر کے لئے بھی وقف کیا جس پر مستقبل میں خدا کا گھر تعمیر کیا جائے گا مرحوم کے ساتھ میری واقفیت اس وقت ہوئی۔ جب میں ۱۹۷۳ء میں گیانا کے مشنری انچارج کی حیثیت میں سرینام دورہ پر گیا بعد میں مرکز کی ہدایت پر ۱۹۷۵ء میں سرینام کو مرکز بنایا گیا تو ہمارے مراسم بڑھ گئے۔ اس وقت مرحوم کے چار بیٹے جماعت احمدیہ میں شامل نہ تھے۔ میں نے بفضلہ تعالیٰ مرحوم کے تعاون سے ان کو بھی پیغام حق پہنچانا شروع کیا۔ چنانچہ تین لڑکوں نے اپنے بیوی بچوں سمیت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی بیعت کر لی۔ الحمد للہ۔ مرحوم کو اس سے بڑی خوشی ہوئی اور جب ان نو احمدی لڑکوں اور ان کی بیویوں اور بچوں نے قرآن پاک بھی پڑھ لیا تو اس خاندان کا رنگ ہی بدل گیا۔ اب وہ سب افراد جماعت کی صف اول کے احمدیوں میں شامل ہیں اکس سال کے شروع میں جب ہم نے "بیت النصر" کی تعمیر شروع کی تو جمن بخش فیملی نے مثالی تعاون کیا یوں تو ہر احمدی نے مالی قربانی کی اور وقار عمل میں بھی بعض نے حصہ لیا۔ مگر قوروبوئی کی جماعت کے ساتھ "بیت النصر" کی تعمیر میں قربانی کا جو نمونہ جمن بخش فیملی نے دکھایا وہ بلاشبہ قابلِ رشک تھا اور اس میں زیادہ دخل مرحوم کی ذاتی توجہ کا تھا۔ "بیت النصر" کی تعمیر کے وہ وقار عمل جو رات دن بیسیوں کی تعداد میں ہوئے ان کی حسین یادوں سے آج بھی ایک قسم کی روحانی لذت محسوس ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ کی شان ہے کہ مرحوم عبدالغفور صاحب چھوٹے قد کے سانولے رنگ کے کمزور جسم کے تھے مگر طبیعت بڑی جوشیلی تھی اور رعب دار آواز تھی۔ بات بڑی مضبوط اور سچی کرنے والے تھے۔ ہر کوئی ان کی عزت کرتا اور ان کے سامنے غلط بات کرنے سے گھبراتا بڑے غیور احمدی تھے۔ احمدیت کے خلاف کوئی بات نہ سنتے اور کوشش کرتے کہ مدلل جواب سے دوسرے کو مطمئن کریں۔ اشاعتِ حق کے لئے مواقع پیدا کرتے رہتے۔ جب بھی کوئی اجتماعی خوشی کا موقعہ نکلتا تو مربی سلسلہ کو ضرور دعوت دیتے اور تقریر کرنے کے لئے کہتے۔ جب کوئی جماعتی جلسہ ہوتا تو حتی المقدور مدد کرتے یا دوسرے ملک سے معزز مہمان جلسہ کے لئے آتے تو مرحوم کی یہ عادت تھی کہ ان کو اپنے گھر پر مدعو کرتے اور اشاعت حق کے لئے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو کھانے پر بلاتے۔ تعلقات بڑے وسیع تھے۔ دوستی خوب نبھاتے، خاص تہواروں پر اپنے دوستوں کو تحفے دیتے خدا پر توکل کرتے دعائیں کرتے اور دوسروں کی دعائیں لیتے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے ہالینڈ میں ایک ملاقات ہوئی تو حضور سے درخواست کر کے حضور کے ساتھ فوٹو کھنچوائی۔ اس واقعہ کا تذکرہ کر کے بہت ہی خوش ہوتے۔

خدا تعالیٰ نے ۷۵ء سے سرینام ریڈیو پر ہفتہ وار تقریر کرنے کا عاجز کو موقعہ عطا فرمایا۔ جمن صاحب مرحوم بڑے شوق سے تقریر سنتے اور غیر از جماعت دوستوں کو سننے کی تحریک کرتے۔ تقریباً نو سال ہمارا ریڈیو پروگرام جاری رہا۔

جمن صاحب مرحوم اس پروگرام سے بہت خوش تھے۔ اور اکثر اس کا اظہار بھی کرتے مرحوم کو اپنے بچوں کی تربیت کا بڑا خیال رہتا اور اس کے لئے مربی سلسلہ سے بڑا تعاون کرتے۔ عمر کے آخری حصہ میں اکثر بیمار اور کمزور رہتے مگر خدا کی رضا پر خوش رہتے اور صبر سے دعاؤں میں لگے رہتے۔ ہمارے ساتھ بڑی محبت تھی جب پتہ لگا کہ ہم پاکستان جانے والے ہیں تو زار و قطار رونے لگے اور باوجود بیماری کے الوداعی تقریب میں شامل ہوئے اور رو رو کر اپنے جذباتِ محبت ظاہر کرتے رہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند کرے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور سب کو خادم دین مخلص احمدی بنائے رکھے آمین

درخواست ہائے دعا

- مسز امین کے ملک والدہ ملک حمید اللہ خان ڈسکہ بعارضہ قلب بیمار ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔
  (ملک عبد الرحیم۔ دارالصدر شرقی ربوہ)
- مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب (کوئٹہ) چند سالوں سے سن سٹروک اور دونوں ہاتھوں میں رعشہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔
  (عبدالرشید غنی۔ ربوہ)
- میرے والد مکرم سلیم اللہ خان صاحب دو ماہ سے بیمار ہیں اور آج کل بیماری نے شدت اختیار کر لی ہے۔ اور کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔
  (ظفر اللہ خان۔ میرپور خاص)
- مکرم بشیر احمد صاحب آف کروندی بعارضہ قلب بیمار ہیں۔
  (نذر محمد۔ نواب شاہ)
- مکرم مسعود احمد خورشید کراچی کی اہلیہ کا چند دن ہوئے پتہ کا آپریشن ہوا ہے آپریشن کامیاب رہا ہے اب گردہ کا آپریشن متوقع ہے۔ دل کی تکلیف بھی ہے
  (چوہدری مجید احمد ٹھیکیدار
  دارالرحمت وسطی ربوہ)
- خاکسار کی والدہ صاحبہ ۱۵ روز سے بیمار ہیں۔
  (عبدالواسع شاہد۔ شاہد شاپنگ سنٹر ربوہ)
- میرے بہنوئی مکرم ڈاکٹر نورانی نثار احمد راٹھور بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ ہرنیا کی بھی تکلیف ہے۔
  (شیخ کرامت فاروق۔ دارالرحمت غربی ربوہ)
- عزیزم عطاء القدوس خان کی شانہ کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے اور میری اہلیہ کے کندھے پر چوٹ آئی ہے۔
  (رانا سلطان احمد باب الابواب ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

ولادت

میری بیٹی عزیزہ امۃ الحی ناصرہ اہلیہ عزیزم عبدالسمیع بٹ گلشن اقبال کراچی کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک بیٹی کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالجبار صاحب بٹ آف قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں نومولود کی درازیٔ عمر، صحت و سلامتی اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(رفیع الدین بٹ بدوملہی)

کیا آپ چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں۔

داخلہ ملٹری کالج جہلم ۱۹۸۵ء

(۱) اپریل ۱۹۸۵ء سے شروع ہونے والے تعلیمی سال کے آٹھویں جماعت میں داخلے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

شرائط:

(۲) مسلح افواج کے ان حاضر یا ریٹائرڈ افسر صاحبان جے سی او، این سی او اور سپاہیوں جن کی ملازمت مدت کم از کم دو سال ہو، کے بیٹے داخلہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ متبنی بیٹے یا دیگر رشتہ دار اس زمرے میں شامل نہیں ہوں گے۔ بہرحال وہ بطور سویلین درخواست دے سکتے ہیں۔

(۳) چند نشستیں سویلین حضرات کے بچوں کیلئے بھی مخصوص ہیں۔

اہلیت کا معیار

(۴) (الف) امیدوار کی عمر یکم اپریل ۱۹۸۵ء کو ۱۲ اور ۱۴ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔

(ب) امیدوار کا کم از کم قد ۴ فٹ ۶ انچ ہو۔

(ج) ظاہری شکل و صورت لکھی ہوئی عمر کے مطابق ہو۔

تعلیمی معیار

(۵) اپریل ۸۵ء میں داخلے کے وقت امیدوار ساتویں پاس کر چکا ہو یا آٹھویں جماعت میں زیر تعلیم ہو۔

درخواستیں

(۶) کالج پراسپکٹس۔ فارم داخلہ اور گزشتہ پانچ سالوں کے پرچے کالج کے دفتر سے نقد ادائیگی پر دستیاب ہیں۔ جو حضرات ڈاک سے منگوانا چاہیں وہ مبلغ -/۴۲ روپے بذریعہ پوسٹل آرڈر بنام کمانڈنٹ ملٹری کالج بھیج دیں۔ (اس رقم میں کالج پراسپکٹس اور فارم داخلہ کے مبلغ -/۱۵ روپے پرچوں کے مبلغ -/۲۰ روپے اور ڈاک رجسٹری کے مبلغ -/۷ روپے شامل ہیں) اگر پوسٹل آرڈر کے حصول میں دقت ہو تو منی آرڈر بھیج سکتے ہیں۔

(۷) مجوزہ فارم پر درخواستیں جو ہر لحاظ سے مکمل ہوں۔ فارم پر درج شدہ رجسٹریشن فیس کے ہمراہ کالج کے دفتر میں دستی یا بذریعہ ڈاک ۳۰ نومبر ۱۹۸۴ء تک لازماً پہنچ جانی چاہئیں۔ جو کہ درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ہے۔

(روزنامہ مشرق - ۲ اکتوبر ۱۹۸۴ء صـ۴)

ارشاد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کینہ پرور آدمی میری جماعت میں سے نہیں ہے:

"جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

خاوند خائن اور بیوی خائنہ بھی میری جماعت میں سے نہیں ہے:

"ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

عہد بیعت کو کسی پہلو سے توڑنا ناجائز ہے:

"جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا۔ کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقعہ مسیح موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (کشتی نوح صـ۳۹)

(نظارت اصلاح وارشاد)

آغا خان یونیورسٹی کراچی میں ایم بی بی ایس کے داخلے

آغا خان یونیورسٹی کے اگست ۸۵ء کے سیشن میں ایم۔بی۔بی ایس کے پانچ سالہ کورس میں داخلے ہو رہے ہیں۔

ایف ایس سی (پری میڈیکل) میں کم از کم ۶۵ فیصد نمبر (بشمول N.C.C.) حاصل کرنے والے درخواست دے سکتے ہیں۔ کل نشستیں (۱۰۰) ہیں جس میں کوئی کوٹہ مقرر نہیں ہے۔ پاکستان کے کسی بھی علاقے کے امیدوار درخواست بھیج سکتے ہیں۔ غیر ملکی طلباء کے لئے صرف چند نشستیں ہیں۔ داخلہ "میرٹ" اور "لیڈرشپ" کی بناء پر دیا جائے گا۔

داخلے کے تین مراحل ہیں (i) سابقہ تعلیمی ریکارڈ (ii) Scholastic Aptitude ٹسٹ (iii) اور انٹرویو۔ محض کسی ایک مرحلے میں نمایاں کارکردگی بھی ناکافی ہوگی۔ امیدوار کو تمام مراحل میں کامیابی حاصل کرنا لازمی ہے۔

کالج کے داخلہ فارم، پراسپکٹس اور دیگر معلومات درج ذیل پتہ پر خط لکھ کر مفت منگوا سکتے ہیں۔

"The Admission Office. P.O. Box 3500
Stadium Road KARACHI. 5

مکمل شدہ فارم مع -/۳۰۰ روپے فیس (ناقابل واپسی) کے ۱۵ دسمبر ۱۹۸۴ء ۵ بجے شام سے قبل مندرجہ بالا پتہ پر پہنچ جانے چاہئیں۔ نامکمل درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(بحوالہ روزنامہ "ڈان" کراچی۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۸۴ء)

ولادت

● — خاکسار کے بڑے بھائی عبدالباسط قمر (حال سرگودھا) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۷/۹/۸۴ کو دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود میاں عبدالرشید صاحب مرحوم کا پوتا اور حافظ عطاء الحق صاحب (اعزاز اینڈ برادرز) کا نواسہ ہے۔

تمام احباب جماعت کی خدمت میں خصوصاً خاندان حضرت مسیح موعود سے بچے کی درازی عمر صالح اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالواسع شاہد شاہد شاپنگ سنٹر افضل مارکیٹ گول بازار۔ ربوہ)

● — خاکسار کی بیٹی بشریٰ رحمان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بروز سوموار یکم اکتوبر ۱۹۸۴ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محمد ادریس (مرحوم) کی بیٹی ہے۔ اور چوہدری محمد اسماعیل صاحب سابق ڈرائیور صدر انجمن احمدیہ کی پوتی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک و صالح بنائے۔ اور درازی عمر عطا فرمائے اور بچی کے والد کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین!

(ڈاکٹر عبدالرحمٰن۔ دہلی بازار کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ روڈ لاہور)

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بیٹے عزیزم رشید احمد راشد نے نشتر میڈیکل کالج ملتان سے ایم۔بی۔بی۔ایس کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ الحمدللہ! احباب جماعت سے عزیزم کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد۔
مجاہد ہومیو فارمیسی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملتان یونیورسٹی میں احمدی طالبعلم کی نمایاں کامیابی

مکرم ظہیر احمد صاحب باجوہ ایم بی اے کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اوّل رہے

احباب جماعت کو نہایت خوشی سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے ایک ہونہار طالب علم عزیز مکرم ظہیر احمد صاحب باجوہ ابن محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ملتان یونیورسٹی سے ایم بی اے میں ۶۵۱ نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی بھر میں اوّل رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ عزیز موصوف اس اعزاز کو حاصل کرنے کے بعد گولڈ میڈل کے حقدار قرار پائے ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مکرم ظہیر باجوہ صاحب کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس کامیابی کو ان کے لئے ان کے خاندان کے لئے اور احباب جماعت کے لئے روز افزوں ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ اور اپنے فضل و رحم سے اپنے لامحدود فضلوں اور برکتوں کا موجب بنائے۔ آمین!

شکریہ احباب

(محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب۔ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

والدہ صاحبہ بوزینب بیگم صاحبہ کی وفات پر کثرت سے اندرون اور بیرون پاکستان سے احباب جماعت نے بذریعہ خطوط اور ٹیلیگرام بطور ہمدردی تعزیت کا اظہار کیا ہے میں نے حتی المقدور جوابات دینے کی پوری کوشش کی ہے مگر بوجہ ناسازی طبیعت سبکو فرداً فرداً جواب دینا میرے لیے ممکن نہیں اس لیے بذریعہ اعلان ہذا ان تمام تعزیت فرماؤں کا اپنی اور اپنے بہن بھائیوں کی طرف سے تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے آمین۔

نیز آپ سے دعا کی درخواست ہے کہ والدہ صاحبہ کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں نیز ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں ان کی خوبیوں کو اپنانے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین۔

(مرزا منصور احمد)

موسم سرما کی سبزیوں کی کاشت

انسانی غذا میں سبزیوں کی اہمیت مسلمہ ہے۔ سبزیوں میں حیاتین اور معدنی نمکیات کافی مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔ لہذا ان کا باقاعدہ استعمال غذا کو متوازن اور صحت کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ گھریلو استعمال کے لئے گھر کے صحن یا اردگرد جہاں بھی تھوڑی بہت جگہ ہو سبزیاں کاشت کرنی چاہئیں۔ ربوہ میں سبزیوں کا نرخ دوسرے شہروں کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ لہذا ہر گھر میں سبزیاں اگانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

آج کل موسم سرما کی سبزیات کی کاشت کا موسم ہے لہذا احباب کو جہاں تک ہو سکے سبزیاں از قسم مولی، گاجر، شلغم، پالک، سرسوں، مٹر، سلاد، میتھی وغیرہ اگانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ زمین کو اچھی طرح گوڈ کر دیسی گوبر کی گلی سڑی کھاد استعمال کی جائے۔ اور مناسب وقفوں سے آبپاشی کی جائے اور جڑی بوٹیوں کی تلفی کا خاص خیال رکھا جائے۔

مزید معلومات کے لئے نظارت زراعت سے رابطہ قائم کریں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی مساعی حسنہ کو بابرکات بنائے۔ آمین۔ نظارت زراعت (ربوہ)

بعث بعد الموت (بقیہ صـ)

اسی طرح بعینہٖ بعث بعد الموت کے متعلق بھی قرآن کی تعلیم انسان کی مکمل راہنمائی کرتی ہے جو انسانی بھلائی۔ بہتری۔ نجات اور بخشش کے لئے لاجواب ہے۔

محترم سعید احمد اعجاز صاحب لکھتے ہیں:

کھلے تجھ پر نہ معنیٰ زندگی کے
کبھی بھولا نہ تو تے نامۂ یار
ملا کیا تجھ کو عمر رائیگاں سے
پریشاں فلسفہ بے ربط افکار

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین!

بقیہ اخبار احمدیہ

تین سال سے بیمار ہیں۔ بیماری اور کمزوری حد سے بڑھ چکی ہے۔ بات کرنے سے بھی لاچار ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ موصوف کی صحتیابی کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو جلد کامل شفا عطا کرے۔ آمین!

ہمارے والد مکرم سلیم اللہ خان صاحب کئی زئی عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ آج کل بیماری نے شدت اختیار کرلی ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب جماعت محترم والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

(ظفر اللہ خان۔ میرپور خاص۔ سندھ)

فیصل آباد کے احمدی بھائیوں کیلئے
خوشخبری
ہر قسم کے سونا چاندی کے زیورات بنوانے کیلئے
آپ کے
چوہدری جیولرز
اپنی دو دکان
سلیمی چوک ستیانہ روڈ فیصل آباد
مبشر احمد خالد اینڈ برادرز

سنہری موقع
ربوہ کی سب سے بارونق شاہراہ کالج روڈ پر واقع
"راجہ مارکیٹ" میں دو دکانیں نہایت مناسب کرایہ پر حاصل کریں۔ کوئی ایڈوانس نہیں۔ فوری قبضہ، ٹیلرنگ، جنرل سٹور، کپڑے کا کاروبار اور دیگر کاروبار کرنے والوں کے لئے سنہری موقعہ
نوٹ: بجلی۔ پانی۔ باتھ روم۔ فلش لٹرین کی سہولت بھی میسر ہے
رابطہ و کرایہ نامہ کے لئے: ہمارے مختیار:
میر مبشر احمد طاہر آف پیپر ڈیکشن اینڈ گیری شاپنگ سنٹر راجہ مارکیٹ کالج روڈ سے ملیں۔
راجہ احمد خان پروپرائٹر راجہ مارکیٹ کالج روڈ۔ ربوہ

fly the British way
We'll take more care of you.
INFORMATION OFFICE PHONE : 493
British airways
AL-MAHMUD
AQSA ROAD, RABWAH.